إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

روزنامہ الفضل

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان دارالامان

قیمت فی پرچہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۱۳۴

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸ | ۲۷ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش | ۲۲ رجب ۱۳۵۹ ھ | ۲۷ اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۹۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی ازسر نو فتنہ انگیزی

(۲)

قادیان میں احرار کے جس جلسہ کا ذکر گزشتہ پرچہ میں کیا گیا ہے۔ اس سے دوسرے ہی دن یعنی ۷ راگست کو پھر اسی مقام پر جلسہ کیا گیا جس میں ملا عنایت اللہ اور مولوی عبدالغفار نے دل آزار تقریریں کیں۔ اس کے بعد ۹۔ اور ۱۰ راگست کو ڈیرہ بابا نانک میں احرار نے جلسہ کیا۔ جس میں فیض الحسن آلو مہاری۔ مولوی عطاء اللہ ملا عنایت اللہ و محمد حیات نے جماعت احمدیہ کے خلاف انتہا درجہ کی بدزبانی اور اشتعال انگیزی سے کام لیا۔ پھر ۱۳ راگست کو قادیان میں فخر دین کی برسی کے نام سے جلسہ کیا گیا۔ جس میں ملا عنایت اللہ۔ ایک ہندو دھرت رام اور شیخ عبدالرحمن مصری کے دست راست حکیم عبدالعزیز نے جو منہ میں آیا۔ کہا۔

غرض پچھلے چند دنوں میں احرار نے پے در پے جلسے منعقد کر کے جماعت احمدیہ کے خلاف بے حد بدزبانی۔ اور دل آزاری کی ہے۔ اور حکومت انگریزی کی حمایت کا دم بھرتے ہوئے بلکہ اسے محسن گورنمنٹ کہتے ہوئے کی ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔ اگر وہ احرار جو موجودہ حکومت کے نظام کو درہم برہم کر دینا۔ اور اس کے خلاف بغاوت پھیلانا اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ اور اسے اپنی نجات کا ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ نیز موجودہ جنگ میں حکومت کو امداد دینا ناجائز قرار دے چکے ہیں۔ اب اس رویہ سے تائب ہو کر حکومت کو اپنا محسن سمجھنے اور اس کی حمایت کرنے پر آمادہ ہو رہے ہیں۔ تو ہوں اور حکومت ان کی احسان شناسی اور وفاداری کا تجربہ کر کے دیکھ لے۔ اور جو فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ اٹھا لے۔ لیکن احرار کے اس زبانی جمع خرچ کا یہ فوری معاوضہ تو کسی صورت میں بھی جائز نہیں کہلا سکتا۔ کہ انہیں جماعت احمدیہ کے خلاف ازسر نو فتنہ برپا کرنے۔ اور امن شکنی کے مرتکب ہونے کے لئے کھلا چھوڑ دیا جائے۔ مگر اس وقت حکام کی خاموشی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ اسی پالیسی پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔

حال کے ان جلسوں میں جن کا پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ احراری لیکچراروں نے جماعت احمدیہ کے خلاف سراسر جھوٹے اور بے بنیاد قصے گھڑ کر عوام کو سنانے کے علاوہ نہایت دل آزار اور اشتعال انگیز الفاظ بھی کثرت سے استعمال کئے۔ جن میں سے چند فقرات گزشتہ مضمون میں درج کئے جا چکے ہیں۔ اور کچھ اب پیش کئے جاتے ہیں:۔

ملا عنایت اللہ نے اس مسجد کی چھت پر کھڑے ہو کر جو شارع عام پر واقعہ ہے۔ اور جہاں سے ہر وقت احمدی گزرتے رہتے ہیں۔ کہا:۔ "خدا جس نے فرانس کو کچل دیا وہ قادیان کے مغرور خلیفہ کو مار سکتا ہے..... ظالمو جہنم انتظار کر رہی ہے"۔

مولوی عبدالغفار نے کہا۔ "ہم تو وہ ہیں۔ کہ تمہاری درازوں کے کاغذ بھی نکال لائیں"۔ "اس پلید زمین پر خدا کا قہر آج ہی آ جائے۔ اور صبح نہ ہو۔ اور اگر پیشگوئی کر دوں۔ تو خدا اس کو شرف قبولیت دے"۔ جی بھر کر کوسنے کے بعد کہا:۔ "مجھے پھانسی سے ڈراتے ہو۔ سر سکندر حیات کے پاس جاؤ۔ سر ہنری کریک کے پاس جاؤ میں ان باتوں سے نہیں ٹل سکتا"۔

فیض الحسن نے ڈیرہ بابا نانک میں کہا:۔ "میرے علاقہ میں سر ظفر اللہ ہے۔ میں نے تو اس کے سر کو کچل دیا ہے۔ اب اے مسلمانو! باقی لاش کے ہاتھ پاؤں تم باندھو"۔

مولوی عطاء اللہ نے کہا:۔ "آج تک نبی کے خاندان میں کبھی زنا نہیں ہوا۔ اور یہاں کے تو کیا کہئے"۔

عنایت اللہ نے ڈیرہ بابا نانک میں کہا:۔ "قادیان کی جنت کا اعمال صالحہ سے کوئی تعلق نہیں۔ بدکاری کرو گے پھر اڑاؤ۔ "حضرت بچوں اور خاندان سے چھین کر دو"۔ "تم کو مرزا محمود جیسا بے غیرت انسان نہیں ملے گا"۔

محمد حیات نے کہا:۔ "ہم کہتے ہیں۔ کہ مرزا کذاب مرتد۔ دجال۔ دائرہ اسلام سے خارج بے ایمان ہے"۔ "مرزا غلام احمد نبی چھوڑ ایک شریف انسان بھی نہیں بن سکتا"۔

فخر دین کی برسی منانا بھی ایک ایسا ڈھونگ ہے۔ جو محض بدزبانی کے لئے کھڑا کیا گیا۔ اس موقعہ پر عبدالعزیز نے جو تقریر کی وہ ساری کی ساری نہایت دل آزار اور اشتعال انگیز تھی۔

احرار کی اس قسم کی حرکات کے پہلے جو نتائج نکل چکے ہیں۔ ان سے حکام ناواقف نہیں۔ اب پھر اسی قسم کے حالات کو دعوت دینے کے لئے احرار کو کھلا چھوڑ دینا قطعاً دور اندیشی کے خلاف ہے۔ خاص کر ایسے وقت میں جبکہ جنگ کی وجہ سے حالات روز بروز زیادہ نزاکت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ ہم ذمہ دار حکام کو اس نہایت اہم معاملہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ قیام امن کے متعلق اپنے فرائض کو پوری طرح ادا کریں گے۔ اور احرار کی فتنہ انگیزی کو فوراً روک دیں گے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ظہور ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت درد جگر کی وجہ سے علیل ہے۔ دعا ہے صحت کی جائے۔

آج ساڑھے بارہ بجے دوپہر کی گاڑی سے آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب یہاں تشریف لائے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کرنے کے بعد ساڑھے تین بجے کی گاڑی سے واپس تشریف لے گئے۔

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے کی والدہ ماجدہ کل جوڑہ ضلع لاہور میں بعمر ۸۴ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نعش بذریعہ لاری یہاں لائی گئی۔ قبل دوپہر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

آج بعد دوپہر مسٹر ایچ۔ آر۔ وہرہ۔ مسٹر اوم پرکاش صاحب کھوسلہ اور ملک یوسف صاحب نمائندگان سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور بذریعہ کار قادیان تشریف لائے۔ اور چھ بجے شام سے قریباً ۷½ بجے تک (نماز مغرب کا وقت نکال کر) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے ملاقات کی۔

مولوی قمر الدین صاحب جو ضلع گوجرانوالہ میں اور مولوی عبد الاحد صاحب و ماسٹر فضل داد صاحب ضلع گجرات میں ۱۱ پنجاب رجمنٹ کی بھرتی کے لئے بھیجے گئے تھے واپس آ گئے ہیں۔

بیرونی جماعتوں کے انصار اللہ کے متعلق اعلان

بعض بیرونی جماعتوں نے انصار اللہ کے قواعد طلب کئے ہیں۔ ایسی تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قواعد زیر تجویز ہیں۔ اور عنقریب انشاء اللہ طبع ہو جائیں گے۔ ان کے تیار ہونے پر اعلان کر دیا جائے گا۔ تا احباب قیمت بھیجکر منگوا لیں۔ اس اثناء میں احباب کو چاہیئے۔ کہ ۴۰ سال سے اوپر والے ایسے احمدیوں کی فہرست تیار کریں۔ جو انصار اللہ کا ممبر بننا چاہتے ہوں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ مطبوعہ الفضل مورخہ یکم ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش کو اچھی طرح مطالعہ کر کے سمجھ لیں۔ تا اس کی روشنی میں حضور کے ارشاد کی تعمیل کر سکیں۔ خاکسار۔ شیر علی عفی عنہ صدر انجمن انصار اللہ قادیان

خدام الاحمدیہ اپنی صحتیں درست رکھو

قوموں کی زندگی قوموں کے نوجوانوں سے وابستہ ہے۔ قومی بوجھ اٹھانے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ نوجوانوں کی نہ صرف ذہنی اور دماغی حالت اعلیٰ سے اعلیٰ ہو۔ بلکہ ان کی صحت جسمانی بھی بہتر سے بہتر ہو۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی صحت جسمانی کا خاص طور پر خیال رکھے۔ تا خدمت دین میں وہ کسی سے پیچھے نہ رہے۔ ایک کمزور صحت والے انسان کی طبیعت سستی اور کاہلی کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اور ایک سست و کاہل انسان دین و دنیا دونوں میں نامراد رہتا ہے۔ پس اپنی صحتیں درست رکھو۔ اور جسمانی قابلیتوں کو ضیاع سے بچاؤ۔

خاکسار۔ مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی وصیت اور جماعتہائے احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حلقہ محمد نگر میو روڈ لاہور

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وصیت پڑھ کر حلقہ محمد نگر لاہور کے جملہ احباب نے شدید اضطراب اور درد محسوس کیا۔ اور درد دل سے حضور کی درازی عمر اور کامل صحت کے لئے ہر روز التزام کے ساتھ دعا کی جاتی ہے اس موقعہ پر احباب جماعت نے بطور صدقہ ایک بکرا ذبح کر کے گوشت غرباء میں تقسیم کیا۔ خاکسار ملک فضل کریم خاں بی۔ اے سیکرٹری تعلیم و تربیت

نئی دہلی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی وصیت پڑھ کر جو اضطراب پیدا ہوا۔ اسے الفاظ میں ادا نہیں کیا جاسکتا۔ تمام بچے۔ جوان اور بڑھے مرد اور عورتیں اپنے پیارے امام کی درازی عمر کے لئے شب و روز دعا گو ہیں۔ لجنہ اماءاللہ دہلی نے ۵۰ روپے صدقہ کے لئے جمع کئے جن میں سے ۲۵ روپے حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے گئے تا کہ حضور اپنے دست مبارک سے صدقہ فرما دیں۔ اور باقی ۲۵ روپے میں یہاں کے تقریباً ستر غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ انجمن احمدیہ دہلی کی طرف سے بھی دو بکرے ذبح کر کے کھانا کھلایا گیا۔ بذریعہ تار پچاس روپے حضور کی خدمت میں صدقہ کے لئے روانہ کئے گئے۔ اور سب نے ایک روز روزہ رکھا۔ اور ملکر دعا کی۔

راقمہ صغریٰ بیگم قدیہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ نئی دہلی

کوٹ فتح خان

جماعت کوٹ فتح خان نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی وصیت پڑھ کر حضرت صاحب کی درازی عمر اور صحت و سلامتی کے لئے دعا کی۔ اور ایک بکرا خرید کر ذبح کر کے بطور صدقہ غرباء میں تقسیم کیا۔ خاکسار۔ ڈاکٹر برکت اللہ از کوٹ فتح خان ضلع اٹک

پنڈی چری

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وصیت اخبار الفضل میں پڑھنے کے بعد ہر جمعہ کو صدقہ دیا جاتا رہا۔ اور حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعائیں کی جاتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار۔ روشن الدین

کراچی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وصیت پڑھ کر جماعت کے دوستوں میں اضطراب و بے چینی پیدا ہوگئی۔ اور فوراً دوستوں نے انفرادی طور پر چھ بکرے ذبح کر کے محتاجوں میں گوشت تقسیم کیا۔ بعد میں اجتماعی رنگ میں رقم جمع کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی معرفت پیش کر دی گئی۔ تا حضور اپنے طور پر صدقہ دے دیں۔

خاکسار محمد نواز ککی

امرتسر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی وصیت پڑھ کر احباب میں کرب و اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ مختلف اجتماعوں اور نماز وں میں مردوں عورتوں اور بچوں نے دعائیں کیں۔ کہ خداوند کریم حضور کو صحت و سلامتی اور عمر دراز عطا کرے۔ بعض احباب نے انفرادی طور پر غرباء کو کھانا کھلایا۔ بعض نے حسب توفیق صدقہ کی رقوم مرکز میں ارسال کیں۔ اور جماعت کی طرف سے ۶۵/۷ روپے کی رقم صدقہ کے لئے جمع ہوئی۔ ۱۳/ روپے کے دو بکرے ذبح کر کے گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اور ۵۲/۷ روپے کی حقیر رقم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کی گئی۔ کہ حضور حسب منشاء غرباء یتامیٰ اور مساکین و بیوگان میں تقسیم فرما دیں۔ اس کے علاوہ احباب نے عہد کیا۔ کہ آئندہ اپنی زندگیوں کے صدقات اس رنگ میں ادا کریں۔ کہ حضور کی ہدایات کے ماتحت سادہ زندگی بسر کی جائے۔ ہر قسم کی سستیاں اور غفلتیں ترک کر کے خدمت دین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے۔ خاکسار بہادل شاہ

502
Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند سوالات کے جوابات

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

رحمانی اور شیطانی وحی

آپ نے الہام اور وحی کے متعلق بات پیش کی ہے۔ اور ساتھ ہی جبرئیل کے نزول کے متعلق۔ الہام اور وحی اللہ تعالیٰ کی نسبت سے خدا تعالیٰ کے کلام کی حیثیت میں پایا جاتا ہے۔ اور یہ عام بھی ہے۔ اور خاص بھی۔ بلکہ الہام اور وحی رحمانی بھی ہوتی ہے۔ اور شیطانی بھی۔ چنانچہ ارشاد ان ھو الا وحی یوحیٰ میں رحمانی وحی کا ذکر ہے۔ اور آیت ان الشیاطین لیوحون الیٰ اولیاءھم میں وحی سے شیطانی وحی مراد ہے۔ پھر رحمانی وحی بھی نبی اور غیر نبی دونوں کو ہو سکتی ہے چنانچہ آیت اوحینا الیٰ ام موسیٰ اور اوحیت الی الحواریین میں وحی کا ذکر غیر نبیوں کی نسبت مذکور ہوا ہے۔

الہام کی نسبت لغات ابن اثیر میں جو کتب حدیث کی لغات سے ہے۔ لکھا ہے کہ الہام وحی کی ایک قسم ہے۔ اور الہام بھی وحی کی طرح نبی اور غیر نبی دونوں کو ہو سکتا ہے۔ مجمع بحار الانوار میں وحی کی نسبت لکھا ہے۔ و یقع الوحی علی الکتابۃ والاشارۃ والرسالۃ والالہام والکلام الخفی۔ یعنی وحی کا اطلاق کتابت اور اشارہ اور رسالت اور الہام اور کلام خفی پر ہوتا ہے۔ اور ہر الہام اور وحی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہے عبد اور معبود کے درمیان واسطہ کے لحاظ سے ملائکہ کے ذریعے ہی نازل ہوتی ہے اور نفسِ کلام کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ ہر کلام اور وحی الہام الٰہی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتا ہے وہ الٰہی نسبت کے لحاظ سے اپنی حیثیت میں برابر ہے۔ ہاں محل کلام اور ہبطِ الہام کے مختلف مدارج کے لحاظ سے ضرور فرق ہوتا ہے۔ جیسے کہ سورج ایک ہے لیکن اسی سورج سے زمین اور طرح کا استفادہ کرتی ہے۔ اور چونہ گچ دیوار اور طرح سے اور چاند اور طرح سے۔ اور آئینہ جس میں سورج منعکس ہو جاتا ہے وہ اور طرح سے۔ اسی طرح آنکھ کے استفادہ کا حال ہے۔ کہ جو آنکھ نزول الماء سے بند ہونے کو ہوتی ہے۔ وہ سورج کو اور طرح سے دیکھتی ہے۔ اور جس آنکھ میں دھند اور غبار ہو۔ وہ اور طرح سے اور جس آنکھ میں جالا ہو۔ وہ اور طرح سے اور جو بالکل صاف اور روشن ہو۔ وہ اور طرح سے۔ اسی نسبت سے نبیوں اور غیر نبیوں اور خاص لوگوں اور عام لوگوں کی مختلف استعدادوں کا حال ہے۔ اور واسطۂ نزول کلام والہام کے لحاظ سے جبرئیل اور وہ ملائکہ جن کے وہ افسر ہیں۔ واسطہ بنائے جاتے ہیں۔

آپ نے لکھا ہے۔ کہ قرآن کریم میں الہام کا لفظ نہیں ہے۔ وہاں وحی کا لفظ آتا ہے۔ لفظ الہام جو مصدر ثلاثی مزید فیہ سے ہے۔ گو مصدر کی صورت میں تو نہیں پایا جاتا۔ لیکن اشتقاق کے لحاظ سے سورۂ والشمس کی آیت فالھمھا فجورھا وتقوٰھا میں موجود ہے۔ اور نفس انسانی جو انسان کامل کی نسبت سے شمس و قمر اور نہار و لیل اور آسمان و زمین یعنی تمام عالم اور کائنات کی مساوات کا درجہ رکھتا ہے اس کی نسبت الھمھا فجورھا وتقوٰھا کے ارشاد میں الہام کا ذکر اپنے مفہوم کے رُو سے تمام شرائع اور تمام نبیوں کی وحیوں پر مشتمل پایا جانا اول نمبر پر قابل تسلیم ہے کیونکہ ہر شریعت اور تعلیم انبیاء قولاً فعلاً اور اعتقاداً فجور اور تقویٰ کی ہی تشریحات اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور ان معنوں میں الہام الٰہی۔ وحی اور کلام الٰہی کی تمام اقسام پر مشتمل پایا جاتا ہے۔ اور اس طرح الہام عام وحی ہے جس کے اندر خاص وحیوں کے اقسام بھی شامل ہیں۔ جیسے لفظ بشر کے اندر نبی اور غیر نبی۔ بلکہ مومن اور غیر مومن بھی داخل ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت کا حوالہ جو چشمۂ معرفت کے صـ۲۶ سے نقل کیا گیا ہے۔ اس میں الہام کا مطلب بلحاظ لغت کے اور وحی کے معنے بلحاظ اصطلاح شریعت کے مذکور ہیں۔ کیونکہ آپ فرماتے ہیں:۔

"الہام کے تو صرف یہ معنے ہیں کہ جو کچھ دل میں ڈالا جائے۔ نیک ہو یا بد وہ الہام ہے۔ اور اس میں یہ ضروری نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الفاظ ہوں۔ مگر اس جگہ ہماری مراد الہام سے وحی الٰہی ہے۔ اور وحی اس کو کہتے ہیں۔ کہ خدا کا کلام مع الفاظ کے نازل ہو"

انبیاء پر جبرئیل کا نزول

آپ کا یہ تحریر فرمانا۔ کہ "یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ وحی الٰہی کا نزول فرشتوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ آپ کے پاس اس کی کیا دلیل ہے۔ کہ پہلے نبیوں پر جبرئیل کا نزول ہوتا تھا اور حضرت مرزا صاحب پر جبرئیل کا نزول ہوا ہے" آپ کی اس عبارت سے دو باتوں کا مطالبہ ظاہر ہوتا ہے۔ اول اس بات کا کہ پہلے نبیوں پر جبرئیل کے نزول کی دلیل دوسرے سیدنا حضرت مرزا صاحب علیہ السلام پر جبرئیل کے نزول کی دلیل۔ آیت قل من کان عدوا لجبریل فانہ نزلہ علیٰ قلبک باذن اللہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم جو وحی رسالت ہے۔ بتوسط جبرئیل نازل کیا گیا۔ اور آیت من کان عدوا للہ وملٰئکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال فان اللہ عدو للکافرین میں جبرئیل اور رسل کا ذکر اسی مناسبت کو ملحوظ رکھ کر پیش کیا گیا ہے جس طرح کی مناسبت کو پہلی آیت میں جبرئیل اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لحاظ سے پیش کیا گیا ہے یعنی نزول وحی بتوسط جبرئیل کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اور کیا دوسرے رسولوں پر۔ اور اس کی تصدیق آیت انا اوحینا الیک کما اوحینا الیٰ نوح والنبیین من بعدہ الخ سے بھی ہوتی ہے جس سے صاف طور پر یہ امر واضح ہوتا ہے۔ کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب پر وحی قرآن کا نزول جبرئیل کے ذریعہ سے ہوا ہے تو کما اوحینا کا کما جو حرف تشبیہ ہے وہ دوسرے نبیوں اور رسولوں کی وحی کو بھی جبرئیل نزول کے توسط سے ہی ظاہر کرتا ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو بروزِ محمد ہیں۔ انکی وحی کیا بلحاظ فقرہ اوحینا الیک کے اور کیا بلحاظ فقرہ والنبیین من بعدہ کے دونوں صورتوں میں بلحاظ منصب نبوت و رسالت افادۂ تشبیہ سے جبرئیل نزول سے تعلق رکھتی ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی میں جبرئیل کے آپ پر نازل ہونے اور آپ کے پاس بار بار آنے کا ذکر ہے چنانچہ خدا تعالیٰ کی اس وحی میں جاءنی ائل کا فقرہ موجود ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صـ۱۰۳ کا حاشیہ وہاں حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ آئل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے۔ اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے"

پھر کتاب مذکور کے خاتمہ پر اپنی وحی کو کئی صفحات پر تحریر فرمایا ہے۔ اور استفتاء کے آخر میں صـ۸۶ پر حاشیہ میں لکھا ہے۔ المراد من الائل جبریل علیہ السلام وکذالک فھمنی ربی وسمّا کان الاول والایاب من صفات جبریل علیہ السلام فلذالک سمّی بالائل فی کلام اللہ تعالیٰ۔ یعنی فقرہ وحی جاءنی ائل میں آئل سے مراد جبرئیل علیہ السلام فرشتہ ہے۔ اور اسی طرح خدا تعالیٰ نے مجھے خود سمجھایا ہے۔ اور چونکہ اول اور ایاب یعنی بار بار رجوع کرنا جبرئیل علیہ السلام کی صفات میں سے ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے کلام میں آپ کو آئل کے نام سے موسوم کیا گیا۔

اس وحی الٰہی سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی کا نزول جبرئیل کے ذریعہ سے ہوا۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ جبرئیل علیہ السلام نہ ایک دو۔ اور دو چار بار ہی آپ کی طرف آئے۔ بلکہ اس قدر جبرئیل علیہ السلام کا آنا آپ کی طرف ہوا۔ کہ بار بار کے رجوع کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام ہی آئل رکھدیا۔ اب اس سے زیادہ ثبوت جبرئیل کے نزول کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی کے متعلق اور کیا پیش کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ کفر و اسلام اور غیر مبائعین (۲)

اب ایک اور جہت سے بھی اس حقیقت کو دیکھئے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے تھے۔ مارچ ۱۹۰۶ء کا واقعہ ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ تھے۔ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے کہ جن کی عمر اس وقت ۱۷، ۱۸ سال کی تھی۔ ایک رسالہ بنام "تشحیذ الاذہان" جاری کیا جس میں مسئلہ نبوت کو وضاحت کے ساتھ پیش فرمایا۔ چنانچہ اس کے صفحہ ۳ پر لکھا "غرضیکہ ہر ایک قوم ایک نبی کی منتظر ہے۔ اور اس کے لئے زمانہ بھی یہی مقرر کیا جاتا ہے" پھر آگے مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت کو پیش کیا۔

مولوی محمد علی صاحب نے اس وقت "مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدس کے صاحبزادے" کے اس پہلے تشحیذی مضمون کے متعلق "ریویو آف ریلیجنز" میں ایک مفصل تعریفی نوٹ لکھا۔ جس میں تحریر فرمایا۔

"میں اس مضمون کو مخالفین سلسلہ کے سامنے بطور ایک بین دلیل کے پیش کرتا ہوں۔ جو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ ہے۔ خلاصہ مضمون یہ ہے۔ کہ جب دنیا میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ اور لوگ اللہ تعالے کی راہ چھوڑ کر معاصی میں بکثرت مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ... تو اس وقت ہمیشہ خدا تعالے کی یہ سنت رہی ہے۔ کہ وہ انہی لوگوں میں سے ایک نبی کو مامور کرتا ہے۔ کہ وہ دنیا میں سچی تعلیم پھیلائے۔ اور لوگوں کو حقیقی راہ دکھائے ... یہ اللہ تعالے کی سنت ہے۔ جو ہمیشہ سے چلی آرہی ہے۔ ایسا ہی اس وقت میں ہوا" (ریویو جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۱۱۷-۱۱۸)

یعنی اس وقت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب" اور جناب مولوی محمد علی صاحب دونوں یک آواز دنیا کو نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت دے رہے تھے۔ میں نے "تشحیذ الاذہان" کی ابتدائی نو جلدوں (۱۹۱۴ء تک) کو بھی دیکھا ہے۔ سبحان اللہ ان میں بھی خوب نبوت کو پیش کیا گیا ہے۔ غرضیکہ شروع سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئے نبوت و رسالت کا اعلان و اعتراف ہوتا چلا آیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں مسئلہ کفر و اسلام پر جو خیالات و عقائد جماعت احمدیہ کے تھے۔ بالکل وہی آج قادیان کی جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ اس بات کا ایک بین ثبوت میں اس جگہ رسالہ "تشحیذ الاذہان" کے اس نمبر میں سے پیش کرتا ہوں۔ جو ۱۹۰۸ء میں یعنی حضرت اقدس کی حیات میں شائع ہوا۔ ایک صاحب حاجی ڈاکٹر نور حسین صاحب کے اس مطبوعہ سوال پر کہ "ایک مسلمان پابند صوم و صلوۃ مرزا صاحب کے نہ ماننے سے کس دلیل سے کافر ہے؟..." قادیان سے یہ جواب شائع ہوا۔

"جناب اسی دلیل سے جس دلیل سے حضرت موسے کی تابع تورات پر عامل حضرت عیسے علیہ السلام امت موسوی کا انکار کرنے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ ... کیا آپ کو معلوم نہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے ہیں۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم پس گویا مسیح موعود کا انکار خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار ہے۔ اور اس طرح پر کفر لازم آتا ہے۔ کیا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا۔ کہ فبایعوہ کہ اس جیسی خلیفۃ اللہ کی بیعت کرو۔ پس اس کے نہ ماننے سے کیوں کافر نہ ہوگا۔ جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بجا نہ لایا" (تشحیذ جلد ۲ نمبر ۹ صفحہ ۳۸۵)

اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں جماعت احمدیہ قادیان کا عقیدہ دربارہ کفر و اسلام بالکل وہی تھا جو آج ہے۔ اور یہ کہ یہی عقیدہ درست ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کی تردید نہیں فرمائی۔ اور بعد میں نہ کبھی حضرت نور الدین اعظم رض کی طرف سے اس کے خلاف کوئی آواز اٹھی۔ بلکہ خود جناب مولوی محمد علی صاحب مہر سکوت کے ساتھ اس کے قائل تھے۔

پھر اپریل ۱۹۱۱ء میں کفر و اسلام پر ... حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی حیات میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب" کا وہ تاریخی مضمون بھی رسالہ "تشحیذ الاذہان" میں شائع ہوا۔ جس کا عنوان ہے "مسلمان وہی ہے جو خدا کے سب ماموروں کو مانے" اس مضمون کا لب لباب تو اس کے عنوان سے ہی ظاہر ہے مگر اس کے اندر مدلل بحث کے ساتھ مسئلہ کفر و اسلام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے جابجا تائیدی حوالے دیئے گئے ہیں۔ مثلاً

(۱) "خدا تعالے نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہونچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں" (تشحیذ جلد ۶ نمبر ۴ صفحہ ۱۳۵)

(۲) "... یہ کفر ہے کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے۔ اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے" (تشحیذ جلد ۶ نمبر ۴ صفحہ ۱۳۲)

ان حوالوں سے مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت اور جماعت احمدیہ کا صحیح مسلک بالکل واضح ہے۔ حاصل کلام یہ کہ اختلاف سے پیشتر مولوی محمد علی صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالے کا برحق رسول اور نبی مانتے تھے۔ اور مسئلہ کفر و اسلام پر بھی معترض نہ تھے۔ کہ یہ دونوں مسئلے آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ لیکن پھر کیا ہوا؟

مولوی محمد علی صاحب معہ اپنے چند رفقا کے نہ تو اب قادیان میں ہیں۔ اور نہ اپنے پہلے عقائد صحیحہ کے قائل۔ بلکہ دیار مسیح کو چھوڑ کر لاہور پہنچے۔ اور وہاں سے "ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی" کو محض ایک مجدد قرار دے رہے ہیں۔ اور آپ کے منکرین و مستکبرین کو پکے "کلمہ گو مسلمان"۔ چنانچہ آپ کا آرگن رقمطراز ہے۔ کہ "حضرت مرزا صاحب ہرگز مدعی نبوت نہ تھے" (پیغام صلح ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء)

گویا تبدیلئ مقام کے ساتھ تبدیلی عقیدہ بھی مکمل ہوگئی۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ۱۷ مئی والے خطبہ جمعہ میں مسئلہ کفر و اسلام پر رائے زنی کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ کفر کیا چیز ہے۔ اور پھر خود یہ جواب دیا ہے "دین اسلام کو منسوخ ٹھہرانا اس کا نام کفر ہے ... دین اسلام کی بنیاد کیا ہے؟ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک وہ یہ کلمہ نہ پڑھے۔ لیکن آج قادیان میں اس کے برعکس کہا جا رہا ہے۔ کہ صرف اس کلمہ سے کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔" (پیغام صلح ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء)

یہ استدلال جس قدر دلچسپ ہے اس کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر "صرف اس کلمہ" کے پڑھ لینے سے انسان اللہ تعالے کے نزدیک پورا مومن مسلمان ہو جاتا ہے۔ اور اسی کو پڑھتے ہوئے چودھویں صدی کے سارے کلمہ گو بھی پکے مسلمان یا زمرۂ ابرار میں سے ہیں۔ تو پھر مہدی آخر الزمان حضرت مسیح موعود کی بعثت کی کیا ضرورت تھی؟ اور حضور کے اس الہام کے . . . . . .

"چو دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند"

کے کیا معنی ہوئے؟ امت ابرار کو تو کسی مجدد کی بھی ضرورت نہیں ہوسکتی۔

مولوی صاحب نے یہ بھی دریافت فرمایا ہے کہ "ایک غیر مسلم جس نے حضرت مسیح موعود کا نام نہیں سنا ہے وہ مسلمان ہونا چاہے۔ کیا وہ صرف کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہو جائے گا یا نہیں؟" اور آپ کے نزدیک "یہ سوال قادیانیوں کے لئے موت ہے" میں اول تو نہایت ادب سے عرض کرونگا کہ ہمارے لئے آپ کا یہ سوال ہرگز موت نہیں۔ کیونکہ ہمارے پاس اسکا صاف و سیدھا جواب یہ ہے، کہ وہ نومسلم صرف کلمہ پڑھ کر کلمہ گو ہو جائیگا۔ حقیقی مسلمان نہیں ہوگا۔ مسلمان ہونے کے لئے تو تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا ازبس ضروری ہے "حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام ایک سچے نبی ہیں" (ریویو ۱۹۱۰ء) لہذا مسلمان ہونے کے لئے آپ پر ایمان لانا بھی ازبس ضروری ہے۔ باقی رہی حضور کے دعوے سے اسکی لاعلمی۔ وہ خود اپنی لاعلمی میں بیشک اپنے آپکو "مسلمان سمجھے۔ مگر ہم جو حضرت مسیح موعود کے دعوئ نبوت کو جاننے اور ماننے والے ہیں۔ ہم تو شریعت کی رو سے جب تک کہ وہ حضور پر بھی ایمان نہ لے آئے کسی طرح بھی اسکو حقیقی مسلمان تصور نہیں کرسکتے۔ آج مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو جو مسئلہ کفر و اسلام میں الجھنیں نظر آرہی ہیں۔ اس کا اصل سبب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سے ان کا انکار ہے۔ ورنہ جب تک وہ حضور کی نبوت کے قائل رہے۔ یہ مسئلہ ان کے سامنے بالکل صاف تھا۔ افسوس کہ مخالفین کی اکثریت سے خوفزدہ ہو کر انہوں نے جب اس مسئلہ سے خلاصی چاہی۔ تو سب سے اول حضرت مسیح موعود کی نبوت کو (نعوذ باللہ) صرف مجددیت کے درجہ میں لے آئے۔ پھر خلافت ثانیہ سے منکر ہو کر اپنے احمدی بھائیوں سے انقطاع کر لیا۔

خاکسار۔ سید فضل الرحمٰن فیضی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

503

پانڈی چری کا یوگ آشرم

ایک تبلیغی جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ نہ صرف اپنے ملک بلکہ تمام دنیا کی مذہبی اور نیم مذہبی تحریکات سے مطلع رہے۔ اس غرض سے ہم آج پانڈیچری کے یوگ آشرم یا مرکز روحانیت کے مختصر حالات درج ذیل کرتے ہیں۔ آجکل اس آشرم کو بہت شہرت حاصل ہے۔ اور نوجوان طبقہ اس کی طرف متوجہ ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ڈاکٹر ٹیگور بھی اس آشرم اور اس کے بانی کی زیارت کے لئے وہاں گئے تھے سر اکبر حیدری آف حیدرآباد بھی وہاں جا چکے ہیں۔

اس آشرم کے بانی بابو آربندو گھوش بنگالی ہیں۔ جو ۱۹۱۰ء تک بنگال کے انتہا پسند سیاسی لیڈر اور اخبار نویس تھے۔ ایک ہفتہ وار اخبار "کرم یوگن" آپ کی ادارت میں نکلتا تھا۔ تقسیم بنگال کی مخالفت میں جب بڑے زور سے وہاں ایجی ٹیشن شروع ہوئی تو بابو آربندو گھوش پر بھی ایک قابل اعتراض مضمون کی اشاعت کی وجہ سے مقدمہ چلایا گیا۔ لیکن آپ گرفتاری سے بچنے کے لئے کلکتہ سے بھاگ کر چندر نگر کے فرانسیسی علاقہ میں پہونچ گئے۔ یہاں چونکہ ان کا دل نہ لگا۔ اس لئے پانڈیچری آ گئے۔ کلکتہ سے بھاگتے وقت تین دوست بھی آپ کے ساتھ تھے۔ جو آپ کے ساتھ ہی چندر نگر سے پانڈی چری چلے گئے۔ وہاں ایک مکان کرایہ پر لے کر رہنے لگے۔ اس دوران میں بنگال سے دو اور سیاسی کارکن سزا سے بچنے کے لئے ان کے پاس پہنچ گئے۔ اور یہ لوگ کامل سکون کے ساتھ زندگی کے دن گذارنے لگے۔

یہاں قیام کے دوران میں آپ کو یہ محسوس ہوا۔ کہ انسانی قوت کا راز مادیات میں نہیں۔ بلکہ روحانیت میں ہے اور یہ خیال اس قدر راسخ ہوتا گیا۔ کہ آپ نے سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر کے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ اور یوگ کی مختلف مشقیں کرنے لگے۔ دس سال برابر یہ مشق ہوتی رہی۔ آپ کے پانچوں ساتھی بھی آپ کے ساتھ تھے۔ اور چونکہ بلحاظ ایک سیاسی لیڈر آپ کی شہرت ملک بھر میں تھی۔ آپ کے بعض پرانے عقیدتمند بھی وقتاً فوقتاً پانڈی چری پہونچ کر آپ کے ساتھ شریک ہوتے گئے۔ اور آہستہ آہستہ ان لوگوں کے لئے وہاں ایک باقاعدہ آشرم بن گیا۔ جو ریلوے سٹیشن سے دو میل کے فاصلہ پر ہے اور اب بیالیس عمارات پر مشتمل ہے۔ اسوقت وہاں قریباً ڈیڑھ سو اشخاص اقامت پذیر ہیں۔ ان کے علاوہ مدراس بنگال بہار۔ گجرات وغیرہ علاقوں میں بھی ان کے عقیدت مند اور پیرو موجود ہیں۔ جو لوگ آپ کے ساتھ آشرم میں رہتے ہیں۔ ان میں سے بعض اپنے علم اور قابلیت کے اعتبار سے بلند پایہ کے مالک ہیں۔ بعض غیر ملکی بھی وہاں رہتے ہیں۔ مسٹر چڈوک لکھنؤ یونیورسٹی میں فلسفہ کے پروفیسر تھے۔ مگر روحانیت کی لگن میں ملازمت چھوڑ کر یہاں آ گئے۔ بعد ازاں آکسفورڈ یونیورسٹی نے آپکو پروفیسری کے لئے بلایا۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔

آشرم کے شعبہ موسیقی کے انچارج بنگال کے ایک بہت بڑے رئیس زادہ مسٹر دلیپ کمار رائے ہیں۔ باپ کی وفات کے بعد مسٹر رائے نے لاکھوں روپیہ کی جائیداد آشرم کے حوالہ کر کے فقیرانہ زندگی اختیار کر لی۔ اسیطرح اور بھی بعض لوگوں نے لاکھوں روپے آشرم کو دے دئیے ہیں۔ اس وقت اس آشرم کی نگران اعلےٰ ایک فرانسیسی خاتون ہیں۔ جو ۱۹۲۰ء میں اپنے خاوند پال رچرڈ کی معیت میں یہاں آئی تھیں۔ انہیں "ماتاجی" کے لقب سے پکارا جاتا ہے اور وہ آشرم میں تمام سیاہ سفید کی مالک سمجھی جاتی ہیں۔

بابو آربندو گھوش کے فلسفہ روحانیت کی بنیاد خلوت پر ہے۔ جو لوگ یہاں رہتے ہیں وہ اکثر اوقات اپنے مختص حجروں کے اندر بیٹھے اشغال و اذکار میں لگے رہتے ہیں۔ اور بغیر کسی خاص ضرورت کے باہر نہیں آتے۔ جو وقت بچ جائے اس میں اخبارات اور مذہبی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ آشرم کا دروازہ ہر وقت بند رہتا ہے۔ اور "ماتاجی" کی اجازت کے بغیر کوئی اندر نہیں جا سکتا۔ ان سب لوگوں کے جو وہاں رہتے ہیں کھانے کا آشرم کی طرف سے انتظام ہوتا ہے۔ جس میں گھی شامل نہیں ہوتا۔ صبح کے وقت سوکھی روٹی اور کیلے یا کسی اور پھل کا ناشتہ دیا جاتا ہے دوپہر کے وقت روٹی۔ چاول۔ ابلی ہوئی دال یا ساگ اور کچھ دہی ملتا ہے۔ رات کے کھانے میں روٹی اور ساگ پات کے علاوہ تھوڑا سا دودھ دیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی دوپہر کے کھانا کا ناغہ بھی کر دیا جاتا ہے۔ خاص خاص لوگوں کے سوا جو اکثر حجروں میں ریاضت کرتے رہتے ہیں۔ عام لوگ علی الصبح اٹھ کر حوائج بشریہ اور غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر پہلے "ماتاجی" کو سلام کرنے جاتے ہیں۔ اور کچھ پھول وغیرہ پیش کرتے ہیں۔ ناشتہ کے بعد اپنے مفوضہ کاموں میں لگ جاتے ہیں۔ کوئی باغبانی میں مدد کرتا ہے۔ کوئی باورچی خانہ میں۔ بعض لوگوں کے سپرد صفائی کا کام ہوتا ہے۔ شام کے ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک سب کو جمع کر کے "ماتاجی" روحانی تعلیم دیتی ہیں۔ اسوقت بھی انکی خدمت میں پھول پیش کئے جاتے ہیں۔ ۱۰ بجے کے بعد "ماتاجی" اپنی خاص "روحانی قوت" سے ایک خاص قسم کا پانی تیار کرتی ہیں۔ جو تمام آشرم والوں کو چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور لوگ سونے کے لئے اپنی اپنی جگہ پہ چلے جاتے ہیں۔ آشرم کی زندگی بہت سادہ ہے۔ کپڑے بہت ارزاں قیمت کے پہننے ضروری ہیں۔ ہاں اگر کوئی چاہے۔ تو جوگیوں کی طرح رنگ سکتا ہے کھانا۔ بستر۔ تیل۔ صابن وغیرہ سب کچھ آشرم کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ نائی۔ دھوبی بھی آشرم کا ہے۔ مگر کوئی شخص پندرہ سے زیادہ کپڑے ماہوار دھوبی سے دھلوا نہیں سکتا۔ ہر شخص کو دو روپیہ ماہوار جیب خرچ بھی ملتا ہے گھی۔ گوشت اور تمباکو وغیرہ کا استعمال ممنوع ہے۔ آشرم میں خاموشی پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ "ماتاجی" سے ہدایات حاصل کرنے کے لئے پھولوں کے ذریعہ مختلف اشارات مقرر ہیں۔ "ماتاجی" جواب بھی پھولوں کے ذریعہ ہی دیتی ہیں۔ چونکہ باغات اور پھول بہت ہیں۔ اس لئے اس میں آسانی رہتی ہے۔

بابو آربندو گھوش دن رات اپنے حجرہ میں رہتے ہیں۔ وہیں ان کو وقت مقررہ پر کھانا پہنچا دیا جاتا ہے۔ وہ کسے کس وقت کھاتے۔ کس وقت سوتے اور کس وقت جاگتے ہیں۔ یہ کسی کو معلوم نہیں۔ سال بھر میں وہ صرف تین بار باہر آتے ہیں۔ ۱۵ اگست کو ان کی سالگرہ ہوتی ہے۔ ۲۴ نومبر کو انہیں مزعومہ عرفان حاصل ہوا تھا اور ۲۱ فروری کو "ماتاجی" کا یوم پیدائش ہے۔ بس انہی مواقع پر وہ باہر آتے ہیں۔ اور لوگ ان کی زیارت کے لئے دور دور سے حاضر ہوتے ہیں۔ ان تاریخوں پر صبح پوجا پاٹ سے فارغ ہو کر آربندو بابو اپنے خلوت کدہ سے نکل کر ایک کمرہ میں سادہ مسند پر آ بیٹھتے ہیں۔ ان کے قریب "ماتاجی" بیٹھتی ہیں۔ صبح ۷ بجے سے زائرین کا داخلہ اس کمرہ میں شروع ہوتا ہے اور دس یا ساڑھے دس بجے تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ کسی شخص کو ڈیڑھ منٹ سے زیادہ اس کمرہ میں ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ لوگ باری باری آتے ہیں۔ اور پھول پھل یا نقدی جو چاہیں پیش کر کے الٹے پاؤں واپس چلے جاتے ہیں۔ کسی کو انکے اتنا قریب آنے کی اجازت نہیں دی جاتی کہ ان کے پاؤں کو چھو سکے۔ جو پھول وغیرہ چڑھائے جاتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال ششم کے وعدے ۱۷ اگست تک سو فیصدی پورے کرنے والے مخلصین

تحریک جدید سال ششم کے وعدے جن احباب نے ۱۷ اگست تک سو فیصدی پورے کر دیئے ہیں۔ اور ان کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے حضور دعا کے لئے پیش ہو چکے ہیں۔ ذیل میں اس لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔ کہ وہ احباب جنہوں نے اب تک اپنا وعدہ سو فیصدی پورا نہیں کیا۔ وہ توجہ فرمائیں۔ اور جلد سے جلد ادا کر کے اپنے عہد سے سبکدوش ہوں۔ کیونکہ سال ششم کی چوتھی سہ ماہی شروع ہو رہی ہے

میاں قادر بخش صاحب رنگریز ملتان	۱۲/۱۲
چوہدری حاتم علی صاحب "	۶/۴
ملک فضل احمد صاحب "	۶/۳
شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر "	۱۰۶/۰
چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب "	۸۵/۰
سید نذیر حسین شاہ صاحب "	۳۰/۶
میاں عزیز اللہ صاحب "	۶/۲
ڈاکٹر عطاء اللہ خان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ "	۳۱/۰
شیخ لطیف الرحمٰن صاحب "	۱۹/۸
محمد حنیف صاحب ملتان چھاؤنی معہ اہلیہ	۱۶/۵
چوہدری غلام قادر صاحب دینا پور	۳۵/۰
شیخ مولا بخش صاحب "	۱۴/۸
" محمد حسین صاحب "	۹/۸
چوہدری محمد عبد اللہ صاحب چک ۲۶۶ سوجال بنگال	۱۲/۸
چوہدری بہاول بخش صاحب چک $\frac{543}{E.B}$	۵/۱
ملک خدا بخش صاحب خانیوال	۳۱/۴
" عبد الرحمٰن صاحب لودھراں	۵/۴
" خدا بخش صاحب و فیض بخش صاحب "	۵/۴
نواب بیگم صاحبہ علی پور	۶/۰
نصیرہ بیگم صاحبہ "	۵/۰
کریم بخش صاحب "	۵/۰
بابو شریف احمد صاحب کہروڑ پکا ملتان	۲۲/۰
غلام احمد صاحب و کیسی تیر مظفر گڑھ	۵/۱۴
مولوی عبد اللطیف صاحب رحیم یار خان	۳۶/۰
ڈاکٹر فرزند علی صاحب "	۸/۰
منشی غلام مصطفےٰ صاحب "	۵/۸
مولوی محمد اسماعیل صاحب جھول "	۷/۴
چوہدری پیر محمد صاحب چک $\frac{152}{20L}$	۶/۸

چوہدری شاہ محمد صاحب چک $\frac{152}{20L}$	۶/۰
ڈاکٹر مہر علی صاحب بہاولپور	۲۰/۴
چوہدری عبد اللہ صاحب چک ۱۲۰ "	۷/۰
سید محمود شاہ صاحب چک $\frac{88}{6-R}$ منٹگمری	۱۰/۱۲
ملک فضل کریم صاحب پنشنر منٹگمری	۵/۸
نذیر احمد خان صاحب معہ والدہ صاحبہ "	۱۷/۸
سید محمد علی شاہ صاحب "	۱۰/۳
ملک بشیر احمد صاحب چک $\frac{66}{9.B}$ "	۱۶/۰
سید عبد الرشید صاحب اوکاڑہ	۱۰/۰
چوہدری غلام نبی صاحب چک $\frac{30}{11.L}$	۱۰/۰
منشی محمد علی صاحب "	۱۸/۰
" غلام محمد صاحب "	۱۷/۰
خلیفہ سراج دین صاحب "	۸/۰
چوہدری عبد اللہ خالق صاحب "	۵/۰
" محمد اقبال احمد صاحب "	۴۵/۰
" فضل کریم صاحب معہ اہلیہ عارف والا	۳۲/۰
" غلام حسین صاحب معہ اہلیہ "	۱۱/۰
" حشمت علی صاحب پاکپٹن	۳/۰
فضل نور صاحبہ چک $\frac{6}{12.L}$	۵/۰
اصغر علی صاحب چک $\frac{2}{14R.A}$	۷/۰
محمد ابراہیم صاحب "	۶/۸
مجید الدین احمد صاحب "	۵/۰
بابو محمد خورشید صاحب ککڑ لوالہ	۵۰/۰
مولوی محمد رحیم الدین صاحب "	۱۳/۸
برکت علی صاحب چک بیدی معہ اہلیہ صاحبہ مرحومہ	۱۶/۱۱
چوہدری برکت علی صاحب لیٹیانہ	۵/۰
خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب پنشنر بیگم پور کنڈھی	۵۵/۰
چوہدری محمد یعقوب خان صاحب "	۶/۲

منشی علی محمد خان صاحب بیگم پور کنڈھی	۶/۲
چوہدری عبد العزیز خان صاحب "	۱۱/۲
احمدہ بیگم صاحبہ "	۵/۲
امتہ البتول بیگم صاحبہ "	۵/۲
غلام محمد صاحب پھگلانہ	۸/۰
جلال الدین صاحب "	۶/۸
خیرو خان صاحب "	۶/۸
چوہدری بشارت علی خان صاحب پنشنر بسروعہم	۳۱/
ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب پنشنر "	۳۲/۰
منشی علی محمد صاحب "	۶/۴
چوہدری فضل محمد خان صاحب پنشنر "	۵/۴
" عبد الرحمٰن صاحب "	۵/۸
" عبد العزیز خان صاحب "	۱۵/۲
منشی عبد اللطیف صاحب "	۵/۵
چوہدری عبد الحکیم خان صاحب پنشنر "	۵/۸
" عطاء اللہ خان صاحب کاٹھ گڑھ	۶/۰
منشی عبد العزیز خان صاحب "	۶/۰
چوہدری علی محمد صاحب گھیٹ پور	۵/۰
ماسٹر محمد طفیل و محمد حسین صاحب دھرمسالہ	۲۲/۰
غلام محی الدین صاحب کاٹھان	۱۹/۰
محمد عثمان صاحب اہرانہ خورد	۶/۰
ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم جالندھر	۱۱/۰
چوہدری بہادر جنگ صاحب کریام	۱۳/۸
شیخ محمد عبد اللہ صاحب آف گوڑہ حریم	۵/۶
محمد عبد اللہ صاحب سبزی فروش بنگہ	۵/۱۰
فیض عالم خان صاحب معہ اہلیہ سردہ جگال	۱۶/۰
مولوی محمد احمد صاحب وکیل کپورتھلہ	۱۶۰/۰
مسعود احمد صاحب "	۱۳/۰
عبد الرحمٰن صاحب کپورتھلہ	۱۲/۰
معراج دین صاحب "	۶/۲
عبد اللہ صاحب کنسٹیبل "	۵/۰
میاں رشید احمد صاحب "	۵/۰
سید عبد المجید صاحب "	۵/۰
عبد العزیز صاحب نکودر	۱۲/۸
غلام قادر صاحب لدھیانہ	۱۰/۰
سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ نکودر	۶/۰
حکیم عبد الرزاق صاحب لنگری	۱۷/۰
غلام علی صاحب معہ اہلیہ میانوال	۱۰/۹
ماسٹر محمد اقبال حسین صاحب کرتارپور	۵۲/۰
چوہدری عبد المجید خان صاحب راہوں	۲۱/۰
شیخ نصیر الدین صاحب سکندر پور	۵/۰

عبد الکریم صاحب حاجی پور	۳۸/۸
حکیم محمد عبد اللہ صاحب ڈھینیاں کاہنہ	۲۰/۰
قاضی عبد الرحیم صاحب فیروز پور شہر	۱۲/۵
بابو محمد افضل صاحب "	۴/۰
اہلیہ صاحبہ مولوی محمد حسین صاحب "	۱۰/۰
" " بابو محمد حبیب صاحب "	۵/۱
منشی محمد شریف صاحب فاضلکا	۵/۸
چوہدری علی گوہر خان صاحب معظم	۷/۳
منشی شیخ محمد صاحب مدرس پنجپورہ	۵/۵
ڈاکٹر عبد الحمید صاحب بھٹنڈا	۱۴۰/۰
اہلیہ صاحبہ " "	۶۰/۰
منشی کریم بخش صاحب "	۵/۴
جمعدار محمد خان صاحب ہیڈ سلیمانکی	۲۸/۰
عبد القادر صاحب "	۱۰/۰
محمد عارف صاحب کوٹھی گورتہ نہر	۵/۰
شیخ رحمت اللہ صاحب موگا	۵/۱
" لعل محمد صاحب "	۶/۰
" عنایت علی صاحب زیرہ	۶/۰
" محمد الدین صاحب "	۶/۰
" غلام محی الدین صاحب "	۵/۲
میاں شبیر محمد صاحب "	۱۱۳/۱۲
چوہدری رحیم بخش صاحب ملود	۲۰/۲
سید حکیم ثناء اللہ صاحب جمشید پور	۸/۰
شیخ قدرت اللہ صاحب معہ خاندان نابھہ	۱۱۳/
میاں کریم بخش صاحب "	۱۰/۵
" اسماعیل صاحب "	۵/۵
" عبد اللہ صاحب "	۵/۰
مہر الٰہی صاحب بھیراؤ	۱۱/۸
رحیم بخش صاحب	۵/۲
منصب داد خان صاحب مانسہ منڈی	۷/۰
منشی رحمت اللہ صاحب سنور	۵/۳
جمعدار محمد ادریس صاحب سنوری پٹیالہ	۱۰/۰
امام الدین صاحب سرہند	۵/۸
محمد شجاعت علی صاحب مروڑی	۱۱/۰
بابو عبد المجید صاحب انبالہ	۵/۰
بشارت بیگم صاحبہ اہلیہ " "	۷/۲
بابو عبد الحلیم صاحب انبالہ معہ والدین مرحومین و مرحومہ ہمشیرہ صاحبہ	۱۱/۴
بابو ننھے خان صاحب انبالہ	۳۰/۸
احمدہ بی بی صاحبہ زوجہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب "	۲۰/۴
ڈاکٹر عبد المغنی صاحب معہ اہلیہ گوہلہ کرنال	۲۷/۰

برشعشا۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے تین نسخوں کا مجموعہ ہے۔ یہ مجموعہ حضور نے خود ہی فرمایا۔ پروپرائٹو طبیہ عجائب گھر قادیان :.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بابو محمد مستقیم صاحب معہ اہلیہ انبالہ	۴/۴
امتہ الغفور بیگم صاحبہ خوشدامن ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب گوہلہ	۵/۸
اہلیہ صاحبہ خواجہ نظام الدین صاحب انبالہ چھاؤنی	۵/۲
مولوی محمد حسین صاحب ودیپتر	۵/۳
دختران شیخ غلام حسین صاحب دہلی	۶/۰
اہلیہ صاحبہ بابو عبدالحمید صاحب "	۱۰/۸
استانی کلثوم بیگم صاحبہ دہلی	۱۰/۸
اہلیہ صاحبہ بابو عبدالحمید صاحب "	۱۰/۸
خفر سلطانہ صاحبہ "	۵/۰
اہلیہ صاحبہ اعجاز حسین صاحب مرحوم "	۶/۰
شمیم فاطمہ صاحبہ عارفہ مرحومہ "	۵/۴
اہلیہ صاحبہ عبدالستار صاحب "	۵/۰

(باقی)

خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید

احباب کرام کو ضروری اطلاع

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کے بعد کہ تمام احمدی احباب کو منظم ہو جانا چاہیئے خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعتوں میں کافی بیداری پیدا ہو گئی ہے بہت سے ایسے مقامات پر جہاں پہلے مجالس خدام الاحمدیہ قائم نہیں تھیں۔ اب قائم ہو رہی ہیں کئی دوست جو پہلے رکن نہیں بن سکے تھے اب خوشی کے ساتھ خدام الاحمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ جہاں ابھی تک احباب نے توجہ نہیں فرمائی وہاں بھی جلد ہی خدام الاحمدیہ کی مجلس جلد سے جلد بنا کر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے مقرر فرمودہ پروگرام پر استقلال کے ساتھ عمل شروع کر دیا جائے گا۔

اس ضمن میں یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ بعض احباب جو انصار اللہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ وہ بھی اپنی رکنیت کی درخواستیں خدام الاحمدیہ کے دفتر میں بھجوا دیتے ہیں ایسے فارم دفتر انصار اللہ میں بھجوانے چاہئیں ورنہ کاغذات کے ضائع ہونے کا احتمال ہے۔ اور ممکن ہے کہ ان کو مرکزی ہدایات صحیح طور پر نہ پہنچ سکیں۔ اس وقت تو یہی کوشش کی گئی ہے۔ کہ ایسے احباب کی درخواستیں دفتر انصار اللہ میں بھجوا دی جائیں بہرکیف آئندہ کے لئے درخواستیں صحیح مقام پر جانی چاہئیں۔ جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

قابل توجہ ریلوے حکام

قادیان ریلوے سٹیشن پر ٹکٹ دینے والے کے متعلق اکثر اصحاب کو شکایت ہے کہ انہیں ٹکٹ حاصل کرنے میں سخت دشواریاں پیش آتی ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اصحاب باوجود سخت کوشش کے ٹکٹ حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ اور انہیں بٹالہ جا کر دگنے دام دینے پڑتے ہیں۔ ٹکٹ دینے والے بابو صاحب نے ایسا رویہ اختیار کر رکھا ہے کہ خواہ ٹکٹ والی کھڑکی کے پاس کتنے مسافر جمع ہوں اور گاڑی کے چلنے میں تھوڑی ہی دیر باقی ہو۔ وہ ٹکٹ دینے کی رفتار کو بڑھاتے نہیں۔ انہیں یہ قطعاً پرواہ نہیں ہوتی کہ مسافروں کو ٹکٹ نہ ملنے کی وجہ سے تکلیف ہوگی اور دگنے دام الگ ادا کرنے پڑیں گے۔

میں افسران ریلوے سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کے متعلق مناسب کارروائی کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر عمارت

قادیان میں تعمیر عمارت کا کام جنرل سروس کمپنی ایک تجربہ کار اوورسیر کی زیرنگرانی کرا رہی ہے۔ شرائط تعمیر چھپی ہوئی ہیں۔ خواہشمند احباب شرائط منگوا کر فیصلہ کریں۔

منیجر جنرل سروس کمپنی

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے سو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشا کے مطابق یہ سفارش الفضل میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں۔

خاکسار پرائیویٹ سکرٹری

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

(یہ ادویہ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہیں)

معجون مبارک

جو دماغ اور بصارت کے لئے ازحد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر۔

سفوف نور

جو ابتداء نزول الماء میں نہایت موثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک سوا روپیہ

معجون دلشاد

باہمہ صفت موصوف جیسی نیت ویسی مراد۔ نئی طاقت۔ اعصابی کمزوری۔ دل ودماغ معدہ جگر کو بہت مفید ہے چستی پھرتی خوشی فوراً حاصل ہو جاتی ہے۔ نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشا فائدہ اٹھائیگا۔ پندرہ خوراک وزنی ۷ تولہ قیمت تین روپے

سفوف نشاط

یہ دوائی مفرح ہونے کے علاوہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے اور جن لوگوں کو جائز طور پر ممسک دوائی کی ضرورت ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۵ خوراک اڑھائی روپیہ

معجون روشن دماغ

یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلباء اور دوسرے حاجتمند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲ تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر

یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی صاحب کا فرمودہ ہے لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت مفید ہے سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ ان کی ماتاؤں کو چاہیئے۔ کہ امید کے دنوں میں تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کریں۔ قیمت پندرہ خوراک ایک روپیہ۔

نوٹ ہر قسم کے عرق اور شربت عمدہ اور مفرح ہر وقت تیار مل سکتے ہیں:

المشتہر

(لالہ) ملاوامل حکیم بڑا بازار قادیان

بابو محمد مستقیم صاحب معہ اہلیہ انبالہ ۱۴/۶/۰
امۃ الغفور بیگم صاحبہ خوشدامن } ۵/۸
ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب گوہلہ }
اہلیہ صاحبہ خواجہ نظام الدین صاحب
انبالہ چھاؤنی ۵/۲
مولوی محمد حسین صاحب وڈپٹر ۵/۳
دختران شیخ غلام حسین صاحب دہلی ۶/۰
اہلیہ صاحبہ بابو عبدالحمید صاحب " ۱۰/۸

استانی کلثوم بیگم صاحبہ دہلی ۱۰/۸
اہلیہ صاحبہ بابو عبدالحمید صاحب " ۱۰/۸
خفر سلطانہ صاحبہ " ۵/۰
اہلیہ صاحبہ اعجاز حسین صاحب مرحوم " ۶/۰
شمیم فاطمہ صاحبہ عارفہ مرحومہ " ۵/۴
اہلیہ صاحبہ عبدالستار صاحب " ۵/۰

(باقی)

خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید

احباب کرام کو ضروری اطلاع

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کے بعد کہ تمام احمدی احباب کو منظم ہو جانا چاہئے خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعتوں میں کافی بیداری پیدا ہو گئی ہے بہت سے ایسے مقامات پر جہاں پہلے مجالس خدام الاحمدیہ قائم نہیں تھیں۔ اب قائم ہو رہی ہیں کئی دوست جو پہلے رکن نہیں بن سکے تھے اب خوشی کے ساتھ خدام الاحمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ جہاں ابھی تک احباب نے توجہ نہیں فرمائی وہاں بھی جلد ہی خدام الاحمدیہ کی مجلس جلد سے جلد بنا کر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے مقرر فرمودہ پروگرام پر استقلال کے ساتھ عمل شروع کر دیا جائے گا۔

اس ضمن میں یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ بعض احباب جو انصار اللہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ وہ بھی اپنی رکنیت کی درخواستیں خدام الاحمدیہ کے دفتر میں بھجوا دیتے ہیں ایسے فارم دفتر انصار اللہ میں بھجوانے چاہئیں ورنہ کاغذات کے ضائع ہونے کا احتمال ہے۔ اور ممکن ہے کہ ان کو مرکزی ہدایات صحیح طور پر نہ پہنچ سکیں۔ اس وقت تو یہی کوشش کی گئی ہے۔ کہ ایسے احباب کی درخواستیں دفتر انصار اللہ میں بھجوا دی جائیں بہر کیف آئندہ کے لئے درخواستیں صحیح مقام پر جانی چاہئیں۔ جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

قابل توجہ ریلوے حکام

قادیان ریلوے سٹیشن پر ٹکٹ دینے والے کے متعلق اکثر اصحاب کو شکایت ہے کہ انہیں ٹکٹ حاصل کرنے میں سخت دشواریاں پیش آتی ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اصحاب باوجود سخت کوشش کے ٹکٹ حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ اور انہیں بٹالہ جا کر دگنے دام دینے پڑتے ہیں۔ ٹکٹ دینے والے بابو صاحب نے ایسا رویہ اختیار کر رکھا ہے کہ خواہ ٹکٹ والی کھڑکی کے پاس کتنے مسافر جمع ہوں اور گاڑی کے چلنے میں تھوڑی ہی دیر باقی ہو۔ وہ ٹکٹ دینے کی رفتار کو بڑھاتے نہیں۔ انہیں یہ قطعاً پرواہ نہیں ہوتی کہ مسافروں کو ٹکٹ نہ ملنے کی وجہ سے تکلیف ہو گی اور دگنے دام الگ ادا کرنے پڑیں گے۔

میں افسران ریلوے سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کے متعلق مناسب کارروائی کریں۔

چونکہ اب پبلک کو بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے خصوصاً زنانہ مسافروں کو جنہوں نے امرتسر یا لاہور جانا ہو اور ان کے ہمراہ کوئی مرد بھی نہ ہو۔ بٹالہ سٹیشن پر جا کر ٹکٹ کا حاصل کرنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ دوسرے پنجہ والی گاڑی بٹالہ سٹیشن پر اتنی تھوڑی دیر ٹھہرتی ہے کہ ٹکٹ لینے کا وقت نہیں ہوتا۔ نیز ریلوے حکام سے یہ گذارش ہے کہ بٹالہ اسٹیشن پر قادیان کے مسافروں کے لئے جو پلیٹ فارم بنایا گیا ہے۔ وہ پبلک کیلئے بہت تکلیف دہ ہے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیر عمارت

قادیان میں تعمیر عمارت کا کام جنرل سروس کمپنی ایک تجربہ کار اوورسیر کی زیر نگرانی کرا رہی ہے۔ شرائط تعمیر چھپی ہوئی ہیں۔ خواہشمند احباب شرائط منگوا کر فیصلہ کریں۔

منیجر جنرل سروس کمپنی

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوامل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے سو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشا کے مطابق یہ سفارش الفضل میں شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوامل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں۔

خاکسار پرائیویٹ سکرٹری

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

(یہ ادویہ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہیں)

معجون مبارک } جو دماغ اور بصارت کے لئے ازحد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر۔

سفوف نور } جو ابتداء نزول الماء میں نہایت موثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک سوا روپیہ

معجون دلشاد

باہمہ صفت موصوف جیسی نیت ولیسی مراد۔ نئی طاقت۔ اعصابی کمزوری۔ دل و دماغ معدہ جگر کو بہت مفید ہے جیتی پھرتی خوشی فوراً حاصل ہو جاتی ہے۔ نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے۔ ہر انسان حسب منشا فائدہ اٹھائیگا۔ پندرہ خوراک وزنی ۲ تولہ قیمت تین روپے

سفوف نشاط } یہ دوائی مفرح ہونے کے علاوہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے اور جن لوگوں کو جائز طور پر ممسک دوائی کی ضرورت ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۵ خوراک اڑھائی روپیہ

معجون روشن دماغ

یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلباء اور دوسرے حاجتمند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲؍ تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت مفید ہے سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ ان کی ماتاؤں کو چاہئے۔ کہ امید کے دنوں میں تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کریں۔ قیمت پندرہ خوراک ایک روپیہ۔

نوٹ ہر قسم کے عرقیات اور شربت عمدہ اور مفرح ہر وقت تیار مل سکتے ہیں:

المشتہر

(لالہ) ملاوامل حکیم بڑا بازار قادیان

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۲۴ اگست معلوم ہوا ہے۔ کہ برٹش گورنمنٹ کے قبضہ میں جو جہاز ہیں انہیں وہ اٹلی کے حوالے کر رہی ہے۔ اس سے قبل فرانس کے افریقن مقبوضات جرمنی کو آٹھ سو ہوائی جہاز دے چکے ہیں ہند چینی کے ایک سرحدی مقام پر جاپانیوں اور فرانسیسیوں میں تصادم ہو گیا دونوں نے ایک دوسرے پر گولیاں چلائیں۔

ایتھنز ۲۴ اگست یہ افواہیں بڑے زور سے پھیل رہی ہیں۔ کہ اطالوی افواج یونان و البانیہ کی سرحد کے دروں پر قابض ہو رہی ہیں۔ اور کہ اسے برطانیہ کی گارنٹی ترک کرنے کے لئے ۲۴ گھنٹہ کا الٹی میٹم دے چکی ہیں۔ لیکن روم میں اس خبر کی پرزور تردید کی جا رہی ہے۔

لنڈن ۲۴ اگست معلوم ہوا ہے امریکن گورنمنٹ نے جاپان کو زبردست وارننگ دی ہے۔ کہ مشرقی ایشیا میں اپنی موجودہ پالیسی میں تبدیلی کرے ورنہ اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔

شملہ ۲۴ اگست حکومت ہند نے ایک کمیونک میں بیان کیا ہے۔ کہ والنٹیروں کے بارہ میں آرڈیننس کو کانگرس ورکنگ کمیٹی نے ایسا مبہم قرار دیا ہے جس کا مقصد سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ اس لئے بطور وضاحت اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ کسی خاص جماعت کے خلاف نہیں اور نہ اس کا مقصد کسی جماعت کی جائز سرگرمیوں میں مداخلت ہے۔ فوجی طریقوں کی نقل۔ نیز فوجی وردی سے ملتی جلتی وردی منع ہے۔

چنکنگ ۲۴ اگست جاپانی ہوائی جہاز جنرل کائی شیک کے صدر مقام پر شدید بم باری کر رہے ہیں۔ اس لئے حکم دیا گیا ہے۔ کہ سوائے سرکاری افسروں کے اور کوئی شہر میں نہ رہے۔ ہیڈ کوارٹر بھی یہاں سے نہ چون تبدیل کیا جا رہا ہے۔

شملہ ۲۴ اگست۔ ہندوستان کے سمندروں میں حفاظتی انتظامات زور شور سے ہو رہے ہیں۔ سمندر کو سرنگوں سے بالکل محفوظ کیا جا رہا ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نیویارک ۲۴ اگست حکومت برطانیہ اس بات پر رضامند ہو گئی ہے کہ بحرالکاہل و قیانوس میں اپنے اڈے امریکہ کو ۹۹ سال کے لئے اجارہ پر دیدے۔ اس کے عوض امریکہ برطانیہ کو وہ تمام قرضہ معاف کر دے گا۔ جو گذشتہ جنگ کے زمانہ کا اس کے ذمہ چلا آتا ہے۔

لنڈن ۲۴ اگست۔ برطانی پارلیمنٹ کا اجلاس دو ہفتہ بعد ہوگا۔ غالب گمان ہے کہ اس سے پہلے وزارت میں بعض تبدیلیاں ہوں گی۔ مسٹر چیمبرلین اور لارڈ ہیلی فیکس کے مستعفی ہونے کی توقع ہے۔ مسٹر بیون (لیبر) نائب وزیر اعظم ہوں گے۔

وشی ۲۴ اگست معلوم ہوا ہے کہ رائین لینڈ اور شمالی جرمنی سے جہاں برطانوی طیارے شدید بم باری کر رہے ہیں۔ ساٹھ ہزار جرمنوں کو نکال کر فرانس کے جرمن علاقہ میں آباد کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح رومانیہ سے نوے ہزار جرمنوں کو نکال کر لورین اور پولینڈ میں آباد کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۵ اگست آج سویرے ہی سویرے انگلستان کے جنوب مشرقی کنارے پر دشمن کا ایک ہوائی جہاز گرا لیا گیا۔ کل سے آج شام تک ۴۴ جرمن طیارے گرائے گئے ہیں۔ ۱۴ لڑنے والے جہازوں نے۔ پانچ توپوں نے اور دو ایک چھوٹے سے بحری جہاز نے گرائے۔ ہوائی بیڑے کے ایک انگریز افسر نے دشمن کے ایک جہاز کا پچاس میل تک پیچھا کر کے اسے سمندر میں گرا دیا۔ جنوب مشرقی اور شمال مغربی کنارے پر بھی دشمن کے جہازوں نے پرواز کی۔ اور بم پھینک کر بعض مکانات برباد اور بعض اشخاص کو ہلاک کر دیا۔ رات کے وقت اکا دکا جہازوں نے مڈلینڈ رامز گیٹ اور لنڈن پر حملے کئے۔ لنڈن میں کئی جگہ آگ لگ گئی۔ مگر فوراً قابو پا لیا گیا۔

لنڈن ۲۵ اگست کل پھر انگریزی طیاروں نے فرانس کے کنارے کی بڑی توپوں پر زور سے حملے کئے۔ پیرس کے ایک فوجی میدان پر بھی بم پھینکے گئے۔ روہر کے علاقہ میں تیل صاف کرنے کے ایک کارخانہ۔ اور رائن لینڈ میں ایک ریلوے جنکشن پر شدید بم باری کی گئی۔

لنڈن ۲۵ اگست۔ رومانیہ اور ہنگری کے نمائندوں میں بات چیت دوبارہ شروع ہو گی یا نہیں۔ اس کے متعلق تاحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ بوڈاپسٹ میں یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ ہنگری مطلوبہ علاقے کر رہے گا۔ اور کہ رومانیہ ٹال مٹول کر رہا ہے۔ رومانیہ کے سرکاری اعلان میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ دونوں ملکوں کے نمائندوں میں سمجھوتہ کی تجاویز طے نہیں ہو سکیں۔

ایتھنز ۲۵ اگست۔ غیر سرکاری ذرائع سے حاصل کردہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ اطالوی جنگی جہازوں کی کریٹ کے پاس پہنچ جانے کی خبر غلط ہے۔

لنڈن ۲۵ اگست روس کی خبر رساں ایجنسی نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ روس نے ترکی سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ بلقان میں جنگ پھیل جانے کی صورت میں اسے درہ دانیال سے جہاز لے جانے کی اجازت دے۔

شملہ ۲۵ اگست ہندوستان اور جاپان میں تجارتی سمجھوتہ کی بات چیت نومبر سے قبل شروع نہ ہو سکے گی اس کی وجہ ایک تو مشرق اقصٰے کے حالات ہیں۔ دوسرے کامرس ڈیپارٹمنٹ کے تمام افسر ۱۵ اکتوبر تک شملہ سے باہر رہیں گے نیز ہندوستان کا جاپانی قونصل جنرل ٹوکیو جا رہا ہے اس کی یا اس کے جانشین کی موجودگی ضروری ہے۔

چنکنگ ۲۵ اگست چین کی گورنمنٹ نے اس خبر کو غلط قرار دیا ہے۔ کہ چینی سپاہیوں نے ہند چینی کی سرحد کو پار کر کے فرانسیسی سپاہیوں پر حملہ کر دیا۔ بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ جب تک جاپان ہند چینی پر چڑھائی نہیں کرتا۔ چین کا ایک سپاہی بھی آگے نہیں بڑھے گا۔ چین کی آٹھویں فوج پیکن کے پاس لڑ رہی ہے۔ ریلوے لائن اکھیڑ کر پھینک دی ہے اور ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۵ اگست انٹرنیشنل ٹرانسپورٹ ورکرز فیڈریشن نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ بلجیم میں تین لاکھ نو ہزار آدمی بیکار ہیں۔ ایک سال پہلے ایک لاکھ ستر ہزار تھے۔ ہالینڈ کے لوگوں کے بھی پہلے کے ٹھاٹھ نہیں ہیں۔ نازیوں نے کوئی کھانے کی چیز نہیں چھوڑی۔ سولہ سے اٹھارہ سال کے لڑکے کھیتی باڑی کا کام کرنے کے لئے جرمنی بھیجدیئے گئے ہیں۔ بلجیم اور ہالینڈ میں سکہ کا بھاؤ گر گیا ہے۔ چیکوسلواکیہ کا سکہ بند کر دیا گیا ہے۔ ناروے میں بھی کال پڑ گیا ہے۔ مگر نازیوں نے مزدوری میں کوئی اضافہ نہیں کیا ڈنمارک کے لوگ سخت مصیبت میں ہیں۔ مزدوروں کو جبراً جرمنی لے جایا گیا ہے۔ لکسمبرگ کا بھی برا حال ہے۔ وہاں کی سب سیاسی پارٹیاں توڑ دی گئی ہیں۔

لنڈن ۲۵ اگست آج اطالوی ہوائی جہازوں نے مالٹا پر بم باری کی کوشش کی۔ مگر برطانی جہازوں نے انہیں فوراً بھگا دیا۔ ان میں سے ایک گرا لیا گیا۔ اور دوسرا ٹوٹ پھوٹ گیا۔

جرمنی نے ہوائی چھتریوں سے اترنے والے جرمن سپاہیوں کے متعلق برطانیہ کو جو نوٹ بھیجا تھا۔ کہ ان سے فوجی قیدیوں کا سا سلوک کیا جائے گا۔ برطانیہ نے جواب دیا ہے کہ اگر تو یہ جرمن سپاہی کی وردی میں اتریں تو ان سے فوجی قیدیوں کا سا سلوک ہوگا۔ لیکن اگر کسی اور ملک کی وردی میں آئے تو جاسوس سمجھ کر گولی سے اڑا دیا جائیگا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی